۷۸٦/۹۲
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

کی مختصر وضاحت

از

محمد عبد الماجد قادری، حیدرآبادی
دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد، تلنگانہ

۷۸۶/۹۲

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

حل لغات:

رجعت: لوٹانا، واپس کرنا۔ شمس: سورج۔ شق القمر: چاند کے ٹکڑے کرنا۔ نائب: قائم مقام، خلیفہ۔ قدرت: اختیارات الہیہ

مفہوم:

اے سورج کو لوٹانے والے اور اپنی مبارک انگلی سے چاند کو شق فرمانے والے آقا! آپ جملہ اختیارات الہیہ اور خدائی طاقت و قوت میں، اللہ رب العزت کے نائب و خلیفہ ہیں، آپ پر لاکھوں سلام ہو۔

شعر مذکور امام اہل سنت، سیدی سرکار اعلیٰ حضرت، شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا معروف و مشہور سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کا ایک قطعہ ہے، جس میں امام اہل سنت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم معجزات اور ایک باکمال خوبی کا ذکر فرمایا ہے۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ:

امام اہل سنت کے اکثر اشعار، قرآن کریم یا احادیث شریفہ کے مطابق ہوا کرتے

ہیں، شعر مذکور بھی آیات قرآنیہ اور متعدد احادیث شریفہ سے لبریز ہے۔

اس شعر میں سیدی سرکار اعلیٰ حضرت نے، آقائے دوجہاں ﷺ کے دو سماوی معجزات، نیز اختیارات الہیہ میں آپ کے نائب ہونے کو بیان کیا ہے:

(ا) رجعت شمس [سورج کا لوٹانا]

اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر، مقام صہبا میں عصر کے وقت نبی پاک ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے، آفتاب غروب ہونے لگا، فرط عقیدت و محبت کے سبب، حضرت علی نے، آقا کریم ﷺ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا، جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نماز عصر قضا ہو جانے کے سبب بے قرار ہو گئے اور آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے، آقا کریم ﷺ بیدار ہوئے تو آپ کو روتا ہوا دیکھ کر فرمایا: علی! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: آقا! اب تک میں نے نماز عصر نہیں پڑھی ہے، اس پر نبی پاک ﷺ نے، رب کی بارگاہ میں دعا فرمائی تو سورج دوبارہ واپس آیا اور حضرت علی نے اپنی نماز عصر ادا فرمائی، ذیل میں رجعت شمس پر حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

(ا) حضت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی، آپ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آغوش میں تھا، اب تک حضرت علی نے نماز عصر ادا نہ کی تھی، آفتاب غروب ہو گیا، اس وقت رسول پاک ﷺ نے دعا فرمائی:

"يا رب ! إن عليا في طاعتك وطاعة رسولك ، فاردد عليه الشمس"

"اے میرے رب! یقینا علی تیرے اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا تو اس پر آفتاب کو واپس کر دے"

حضرت اسما بیان کرتی ہیں کہ میں نے آفتاب کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا تھا، پھر میں نے اسے واپس ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام طبرانی کی روایت اس طرح ہے:

تو ان پر آفتاب طلوع ہو گیا، یہاں تک کہ اس کی روشنی پہاڑوں پر اور زمین پر پھیل گئی، حضرت علی کھڑے ہوئے، وضو کیا اور نماز عصر پڑھی، اس کے بعد آفتاب غائب ہو گیا۔

یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے جو خیبر اور مدینہ شریف کے درمیان ہے۔ ([1])

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی کی آغوش میں اپنا سر مبارک رکھ کر محو خواب ہو گئے، حضرت علی نے اب تک نماز عصر نہ پڑھی تھی، یہاں تک آفتاب غروب ہو گیا، پھر جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے ان کے لیے دعا کی تو سورج واپس آ گیا اور آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر سورج دوبارہ غروب ہوا۔ ([2])

[1] الخصائص الکبریٰ، بحث: سورج کا غروب ہونے کے بعد طلوع ہونا، جلد دوم، ص: ۱۷۰، ممتاز اکیڈمی، لاہور

[2] ایضا

(۲) شق القمر [چاند کے ٹکڑے کرنا]

اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ اہل مکہ نے نبی پاک ﷺ سے ایک معجزہ کی درخواست کی تو نبی پاک ﷺ نے چاند شق کرکے دکھایا، چاند کے دو حصے ہوگئے، ایک حصہ، دوسرے سے جدا ہو گیا، آپ نے فرمایا: گواہ رہو، اس پر قریش بولے کہ محمد ﷺ نے جادو سے ہماری نظر بندی کر دی ہے، تو انھیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا: اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے، اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کا انتظار کرو اور مسافروں سے دریافت کرو، اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بے شک معجزہ ہے، سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا، انھوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے، اب مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی، پھر بھی وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔ اب ذیل میں دلائل ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((إقتربت الساعة وانشق القمر)) ([۳])

((پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند)) ([۴])

اس آیت کے تحت "صراط الجنان فی تفسیر القرآن" میں ہے:

قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہو گئی کہ نبی کریم ﷺ کے معجزہ سے

---

[۳] القمر: ۵۴، الآية: ۱

[۴] کنزالإیمان

چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا، چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے یہ نبی کریم ﷺ کے روشن معجزات میں سے ہے۔ (۵)

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو مشرکین بولے: یہ جادو ہے جو تم پر کیا گیا ہے، پھر انھوں نے اطراف و اکناف کے مسافروں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ چاند کو شق ہوتے ہوئے ہم نے بھی دیکھا ہے۔ (۶)

(۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوا، ہم اس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک آگے تھا، آقا کریم ﷺ نے فرمایا: تم گواہ رہو۔ (۷)

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے حضور ﷺ سے ایک معجزہ دکھانے کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔ (۸)

امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں فرماتے ہیں کہ:

علمائے کرام نے شق القمر کو عظیم معجزہ قرار دیا اور اس کو برہان نبوت کی اعلیٰ ترین

---

[۵] صراط الجنان في تفسير القرآن تحت الآية المذكورة

[۶] صحيح البخارى ، صحيح مسلم

[۷] صحيح البخارى ، صحيح مسلم

[۸] صحيح البخارى ، كتاب المناقب

نشانی بتایا اور فرمایا کہ انبیاے کرام علیهم الصلاۃ والسلام کے تمام معجزات میں کوئی بھی معجزہ، اس کے برابر نہیں ہو سکتا؛ کیوں کہ اس کا ظہور ملکوت سماء میں ہوا، اس عالم مرکب میں جتنی طبیعتیں ہیں ان تمام طبائع سے عالم ملکوت خارج ہے؛ اس لیے وہاں تک کسی حیلہ و تدبیر اور جادو وغیرہ کے اثر کی رسائی نہیں ہو سکتی؛ اس لیے اظہر ترین حجت و دلیل کا اثبات ہو گیا۔([۹])

(۳) نائب دست قدرت [اللہ رب العزت کے دست قدرت یعنی سلطنت الہیہ کے نائب و خلیفہ]

امام اہل سنت نے شعر مذکور کے اس حصے میں، نبی پاک ﷺ کے لیے جملہ اختیارات اور خدائی طاقت و قوت میں، اللہ رب العزت کے نائب و خلیفہ ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

آقاے دو جہاں ﷺ، جملہ اختیارات میں اللہ رب العزت کے نائب و خلیفہ ہیں، اس پر قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے متعدد دلائل موجود ہیں، چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

((الذين يتبعون الرسول النبي الأمي الذي يجدونه مكتوبا عندهم في التوراة والإنجيل يامرهم بالمعروف وينهٰهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث ويضع عنهم إصرهم والأغلال التي كانت عليهم فالذين اٰمنوا به وعزروه و نصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه

[۹] الخصائص الكبرىٰ ، جلد اول ، بحث : معجزه شق القمر ، ص : ۲۴۱ ، ممتاز اکیڈمی ، لاہور

أولئک هم المفلحون)) ([۱۰])

((وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں اور انھیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے)) ([۱۱])

((قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاٰخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ)) ([۱۲])

((لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے)) ([۱۳])

مذکورہ آیات کریمہ سے یہ واضح ہو گیا کہ باری تعالیٰ نے، نبی پاک ﷺ کو یہ اختیار عطا فرمایا کہ جسے چاہیں حلال فرما دیں اور جسے چاہیں حرام فرما دیں، آقا کریم ﷺ نے بہت ساری چیزوں کو حلال و حرام بھی فرمایا، اس بارے میں کثیر احادیث کریمہ وارد ہیں، چند احادیث کریمہ ملاحظہ کریں:

---

[۱۰] الأعراف : ۷ ، الآیة : ۱۵۷

[۱۱] کنزالایمان

[۱۲] التوبة : ۹ ، الآیة : ۲۹

[۱۳] کنزالایمان

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے"

حضرت اقرع بن حابس تیمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آقا کریم ﷺ خاموش رہے، پھر فرمایا:

"اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا" (۱۴)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہیں ہوتا تو میں اسے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا" (۱۵)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"گھوڑوں اور غلاموں کی زکاۃ تو میں نے معاف کر دی، تو روپیوں کی زکاۃ ادا کرو، ہر چالیس درہم سے ایک درہم" (۱۶)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"بے شک حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم بنایا کہ اس کے خاردار درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کیے جائیں" (۱۷)

---

[۱۴] نسائی ، ترمذی ، أبو داؤد

[۱۵] صحیح مسلم ، إبن ماجه

[۱۶] ترمذی

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی؛ کیوں کہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی" (۱۸)

(۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا:

"جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور قبلے کی طرف رخ کرتا ہے وہ نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے"

حضرت ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو قربانی کر چکا ہوں، اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نے جلد بازی کیا"

انھوں نے عرض کیا: میرے پاس بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے، مگر وہ دو بکریوں سے بھی اچھا ہے، کیا میں اس کو ذبح کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں، اس کی جگہ کر دو اور ہر گز (اتنی عمر کی بکری) تیرے بعد کسی کی قربانی میں کافی نہ ہو گی" (۱۹)

ان کے علاوہ بھی کثیر احادیث کریمہ ہیں جن سے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ثابت

---

[۱۷] صحیح البخاری ، صحیح مسلم

[۱۸] صحیح البخاری ، صحیح مسلم

[۱۹] صحیح البخاری ، صحیح مسلم

ہو تا ہے، میں اسی قدر پر اکتفا کر تا ہوں۔

مذکورہ بالا تمام احادیث شریفہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ جملہ اختیارات میں، اللہ رب العزت کے نائب ہیں، جس کے لیے جو چاہیں، جب چاہیں حلال کر دیں اور جب چاہیں حرام کر دیں، یہ ہے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کی شان، آج کچھ لو گوں نے تنقیص رسالت ﷺ کو اپنا شیوا بنالیا ہے، ان سے فقط میں یہی کہوں گا:

تو گھٹائے سے کسی کے گھٹا ہے نہ گھٹے گا جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر ذکر اونچا ہے بول اور بالا تیرا

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

۱۸/ ۲/ ۱۴۴۰ھ	محمد عبد الماجد قادری، حیدرآبادی
۲۸/ ۱۰/ ۲۰۱۸ء	دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد